9496-وکالت کا پیشہ اختیار کرنے کا حکم

سوال

وکالت کا پیشہ اختیار کرنے سے بعض اوقات شر اور برائی کی مدد اور اس کا دفاع کرنا پڑجاتا ہے، کیونکہ وکیل نے اپنے موکل کی برات پیش کرنا ہوتی ہے، تو کیا وکیل کی اس طرح کمائی کرنا حرام ہے ؟

اور کیا وکیل کے لیے کوئی اسلامی شروط ہیں ؟

پسندیدہ جواب

محاماۃ کا لفظ
الحمایۃ میں سے مفاعلۃ کے وزن پر ہے، اور اگر یہ حمایت اور بچاؤ شر کی ہو اور شر کا
دفاع کیا جائے تو بلاشک وشبہ یہ حرام ہے، کیونکہ اس طرح اللہ تعالی کی حکم کی خلاف
ورزی کا ارتکاب ہوتا ہے.

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تم گناہ و معصیت اور ظلم و
زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو}.

اور اگر خیر و بھلائی کی حمایت ہو،
اور خیر کے دفاع میں بات کی جائے تو یہ حمایت قابل ستائش وتعریف ہے، اور اللہ تعالی
نے اس کا حکم بھی دیا ہے.

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور تم نیکی و بھلائی میں ایک دوسرے
کا تعاون کرتے رہو}.

اور اس بنا پر جس نے بھی اپنے آپ کو
وکالت کے پیشہ کے لیے تیار کیا اس پر واجب ہے کہ وہ کسی بھی معاملہ اور مقدمہ کی
وکالت کرنے سے قبل اس مقدمہ کو اچھی طرح دیکھے، اور مکمل تیاری کرے اگر تو حق اسے

وکیل بنانے والے شخص کے ساتھ ہے تو وہ اس مقدمے کی پیروی کرنے کے لیے وکیل بن جائے،
تو اس طرح وہ حق اور صاحب حق کا ممد ومعاون بنے گا.

لیکن اگر حق اسے وکیل بنانے کی بجائے
دوسرے فریق کا ہو تو پھر بھی اسے وکیل بننا چاہیے لیکن اس کی وکالت اپنے موکل کے
مطالبہ کے برعکس ہونی چاہیے، یعنی اسے اپنے موکل کے خلاف بات کرنا ہوگی تا کہ وہ
اللہ تعالی کے حرام کردہ معاملہ اور اپنے دعوی میں داخل نہ ہو، یہ اس لیے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اپنے بھائی کی مدد و معاونت کرو،
چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم یہ تو مظلوم کے متعلق ہے، لیکن جب کوئی ظالم ہو تو ہم اس کی مدد کس طرح کریں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"تم اسے ظلم سے منع کرو اور روکو،
تو تمہاری اس کے ساتھ یہی مدد ہے"

لہذا اگر یہ علم ہو جائے کہ موکل
اپنے دعوی میں سچا نہیں، تو پھر اسے نصیحت کرنی اور اسے آگاہ کرنا، اور اس مقدمہ
میں پڑنے سے ڈرانا، اور اس کے دعوی کا باطل ہونے کی وضاحت کرنی ضروری اور واجب ہے،
تا کہ وہ اس پر مطمئن ہو کر اسے ترک کر دے.